سوال پیدا ہوتا ہے کہ پورا مصرع دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کا سبب یہ ہے کہ بعض اوقات ذہن میں مصرع' نامکمل یا تحریف شدہ حالت میں ہوتا ہے۔ اشاریے میں ہر شعر کا پہلا اور دوسرا' دونوں مصرعے صحت کے ساتھ' اپنے اپنے محل (الفبائی ترتیب) پر دیے گئے ہیں۔ اس طرح گویا پوری کلیات اقبال' اُردو مصرعوں کی الفبائی ترتیب کے ساتھ' اس اشاریے میں موجود ہے۔

یہ کتاب عام قاری کے ساتھ' مقرروں' مصنفوں اور محققوں کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے (جو اقبال کے اشعار کی صحت کا خیال رکھنا چاہیں) اور اقبال شناسی کی روایت میں وسعت پیدا کرنے کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ اشاریے میں غلطیاں موجود ہیں' پروف خوانی ابھی مزید ریاضت اور توجہ چاہتی ہے۔ بہرحال اس نوعیت کی مددگار کتابیں اگر رواج پکڑ لیں تو اشعار' جس کثرت سے غلط نقل ہوتے ہیں اور ان کے استعمال میں جو ''ادبی جھٹکا'' دیکھنے کو ملتا ہے' اس سے نجات پانا آسان ہو جائے گا۔ (سلیم منصور خالد)

رینے گینوں' بیسویں صدی کے فاضل الٰہیات کے سوانح اور تصانیف کا جائزہ' رابن واٹر فیلڈ' مترجم: اشرف بخاری۔ ناشر: دارالتذکیر' رحمٰن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار لاہور۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۱۳۰ روپے۔

رینے گینوں ایک نومسلم فرانسیسی فلسفی ہے جس نے فلسفے اور لاطینی' یونانی اور عربی زبانوں کی تعلیم حاصل کی۔ اُس نے جوانی کے ایام فرانس اور جرمنی میں اور عمر کا آخری حصہ مصر میں گزارا۔ رینے گینوں نے آخری عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا اور الشیخ عبدالواحد یحیٰی کا نام اختیار کیا۔

رابن واٹر فیلڈ نے رینے گینوں کی تصانیف اور افکار کا جائزہ مرتب کیا ہے۔ اس کی ذاتی زندگی کے بارے میں معلومات زیادہ نہیں ہیں کیونکہ وہ انتہا درجے کا تنہائی پسند شخص تھا' تاہم اُس نے جو تصانیف مرتب کی ہیں' تبصرے تحریر کیے ہیں اور اپنے قریبی دوستوں کو اپنے خیالات کے بارے میں بتایا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مثالیت (symbolism) پر یقین رکھتا تھا۔ وہ اہل مغرب کی اس علمی و فکری روایت کا زبردست ناقد تھا جس کی رو سے یونانی اور رومی روایتِ علم ہی' علم کی آخری حد سمجھی جاتی ہے۔ اُس کی تصانیف میں ایک اہم تصنیف ہندومت پر بھی ہے۔ وحدتِ کائنات کی تلاش میں اُس نے ویدوں کا مطالعہ بھی کیا اور مصر میں قیام کے دوران قدیم مذہبی صحیفوں کے اصل متن کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

زیرنظر کتاب کے دقیق اور پیچیدہ اندازِ بیان کو پروفیسر اشرف بخاری نے انتہائی کاوش کے ساتھ اُردو میں منتقل کرنے کی سعی کی ہے (اگرچہ کئی مقامات پر ترجمہ اور نامانوس اصطلاحات کھٹکتی ہیں)۔ دراصل ایک زبان کے افکار و تصورات کو دوسری زبان میں منتقل کرنا آسان نہیں ہے۔ فاضل مترجم نے کئی اہم تصورات